قال اللہ جلّ جلالہٗ

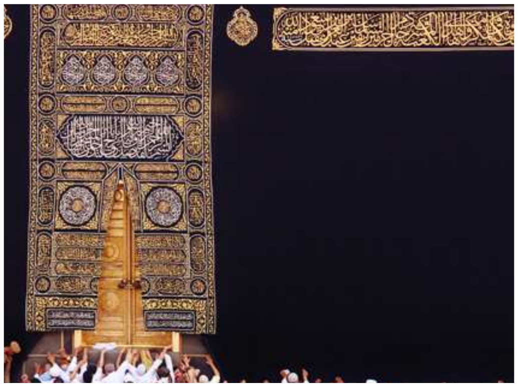

اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَیَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡاَشۡهَادُ

(المومن:52)

یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور اُن کی جو ایمان لائے اِس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یَخۡرُجُ رَجُلٌ مِنۡ وَرَاءِ النَّهۡرِ یُقَالُ لَهُ الۡحَارِثُ بۡنُ حَرَّاثٍ عَلٰی مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ مَنۡصُوۡرٌ یُوَطِّئُ أَوۡ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتۡ قُرَیۡشٌ لِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤۡمِنٍ نَصۡرُهُ أَوۡ قَالَ إِجَابَتُهُ۔

(ابو داؤد کتاب المہدی آخری باب)

ترجمہ: حضرت علیؓ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ ماوراءالنہر سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو حارث کے نام سے پکارا جائے گا اس کے مقدمۃالجیش کے سردار کو ”منصور“ کہا جائے گا۔ وہ آل محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے لیے مضبوطی کا ذریعہ ہوگا۔ جس طرح قریش (میں سے اسلام قبول کرنے والوں) کے ذریعہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو مضبوطی حاصل ہوئی۔ ہر مومن پر اس کی مدد و نصرت اور قبولیت فرض ہے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”مَیں اکیلا تھا اُس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا مجھے اُس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادتمند کر دیا۔ پھر وہ اُسی مقدّس وحی میں فرماتا ہے کہ جب میری مدد تمہیں پہنچے گی اور میرے منہ کی باتیں پوری ہو جائیں گی یعنی خلق اللہ کا رجوع ہو جائے گا اور مالی نُصرتیں ظہور میں آئیں گی تب منکروں کو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا وہ باتیں پوری نہیں ہوگئیں جن کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔ چنانچہ آج وہ سب باتیں پوری ہوگئیں۔ اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ خدا نے اپنے عہد کو یاد کر کے لاکھوں انسانوں کو میری طرف رجوع دے دیا اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں“۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 79)